بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No. L. 5254

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

پنجشنبہ ۶ ذی الحجہ ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۰/

جلد ۴۹/۱۴ | ۲ احسان ۱۳۳۹ ہش | ۲ جون ۱۹۶۰ء | نمبر ۱۲۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ یکم جون بوقت سوا دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت بے چین رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ترکیہ میں سابق حکومت کے گرفتار شدہ ارکان کے خلاف باقاعدہ تحقیقات کی جائیگی

"موجودہ حکومت انھیں مجرم سمجھتی ہے" ۔ جنرل گرسل کا اعلان

انقرہ یکم جون ۔ ترکیہ میں انقلابی حکومت کے سربراہ جنرل جمال گرسل نے کل یہاں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے بتایا کہ انقلابی حکومت سابق حکومت کے گرفتار شدہ ارکان کی سرگرمیوں کے متعلق معلومات جمع کر رہی ہے۔ ان کی سرگرمیوں کے خلاف تحقیقات کے لئے باقاعدہ ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ جو عنقریب اپنا کام شروع کر دے گی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ موجودہ حکومت ان تمام سابق لیڈروں کو مجرم سمجھتی ہے۔ اسی لئے انہیں گرفتار کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا میں انتخابات میں امیدوار کی حیثیت سے حصہ نہیں لونگا۔ انتخابات میں دیگر سیاسی پارٹیوں کے علاوہ ڈیموکریٹک پارٹی کے ممبران بھی حصہ لے سکیں گے۔ بشرطیکہ ان کے خلاف کوئی جرم ثابت نہ ہوا ہو۔

دریں اثناء اب تک اٹھارہ ملک ترکیہ کی نئی حکومت کو تسلیم کر چکے ہیں توقع ہے باقی ملک بھی نئی حکومت کو جلد تسلیم کر لیں گے۔ اب تک جن ممالک نے جنرل گرسل کی حکومت کو تسلیم کیا ہے۔ ان میں برطانیہ، امریکہ، فرانس، مغربی جرمنی، سویٹ یونین، اٹلی، ایران، یونان، پاکستان، ناروے، ہالینڈ، نیشنلسٹ چین، اسرائیل، جنوبی کوریا، ہندوستان، عراق، بیلجئم اور لکسمبرگ شامل ہیں۔

واشنگٹن میں سیٹو کی وزارتی کونسل کا اجلاس شروع ہو گیا

امریکہ اپنی ذمہ واریاں بدستور انجام دیتا رہیگا (ہرٹر)

واشنگٹن یکم جون ۔ جنوب مشرقی ایشیا کے معاہدہ کی تنظیم (سیٹو) کی وزارتی کونسل کا اجلاس کل یہاں شروع ہو گیا۔ اجلاس کا افتتاح امریکہ کے نائب صدر مسٹر رچرڈ نکسن نے کیا۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ہرٹر نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے یقین دلایا۔ کہ امریکہ سیٹو کے ممبر ملکوں کے سلسلہ میں اپنی ذمہ واریاں بدستور انجام دیتا رہے گا۔

امریکہ کے نائب صدر مسٹر رچرڈ نکسن نے سربراہوں کی کانفرنس میں روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف کے اختیار کردہ رویے کی مذمت کی اور اس سلسلہ میں کہا کہ پیرس کانفرنس کی ناکامی سے جو مایوسی پیدا ہوئی ہے اس کے باوجود ہمیں اختلافات سلجھانے کی ہر ممکن کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ مسٹر نکسن نے کہا۔ اب مسٹر خروشیف بھی یہ محسوس کرتے ہوں گے۔ کہ انہوں نے پروپیگنڈا کی خاطر ایک زبردست غلطی کی۔

سیٹو کے سکرٹری جنرل مسٹر پوٹے سارا سن نے سیٹو کی وزارتی کونسل کے اجلاس میں بتایا حالیہ واقعات سے یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے۔ کہ اشتراکی جارحیت ابھی ختم نہیں ہوئی لہذا اس خطرہ کے پیش نظر دفاعی تنظیم کی ضرورت بدستور موجود ہے۔ وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے کہا "ہم پُر امن طریقوں سے اختلافات اور تنازعات سلجھانے کی ہر ممکن کوشش کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

بھارت کے لئے امریکی طیارے

نئی دہلی یکم جون ۔ بھارت کے فوجی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کے سامان بردار طیارے بھارت کو فراہم کئے جائیں گے۔ ان میں سے آٹھ طیارے اسی ہفتے بھارت پہونچ جائیں گے۔

صرف ایک گھنٹہ روزانہ کام

حیدرآباد یکم جون ۔ کمشنر حیدرآباد ڈویژن مسٹر نیاز احمد نے حیدرآباد کی تعلیمی کانفرنس میں افتتاحی تقریر کرتے ہوئے انکشاف کیا ہے کہ ہمارے کالجوں اور یونیورسٹیوں کے اساتذہ سال بھر میں اوسطاً ایک گھنٹہ روزانہ کام کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا سکول کا استاد اس سے کچھ زیادہ کام کرتا ہے۔ اور میں حیران ہوں کہ آیا ہمارا ملک ایسی تن آسانی کو برداشت کر سکتا ہے۔

جنرل برکی جنیوا روانہ ہو گئے

کراچی یکم جون ۔ محنت و سماجی بہبود کے وزیر لیفٹننٹ جنرل برکی بین الاقوامی ادارہ محنت کی چوالیسویں کانفرنس میں شرکت کے لئے کل صبح جنیوا روانہ ہو گئے۔ یہ کانفرنس یکم سے ۳ جون تک منعقد ہوگی۔ مرکزی لیبر کمشنر مسٹر کے ایس محمود بھی آپ کے ہمراہ جنیوا گئے ہیں۔

قابل طلباء کے لئے ایک کروڑ کے وظائف

گجرات یکم جون ۔ وزیر تعلیم مسٹر حبیب الرحمٰن نے کل یہاں اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت حقیقی معنوں میں قابل طلبہ کے لئے ایک کروڑ روپے کے وظائف منظور کرنے کی سکیم پر سرگرمی کے ساتھ غور کر رہی ہے۔ آپ نے کہا اب تک قابل طلبہ کو فنڈز کی کمی کی وجہ سے اعلیٰ تعلیم سے محروم رکھا جاتا رہا ہے۔

اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ناظر صاحب اعلیٰ کے دفتر کی ڈیوڑھی میں ایک صندوقچی اس غرض سے نصب کی گئی ہے۔ کہ جن دوستوں کو دفاتر کے متعلق کوئی شکایت ہو۔ یا جو دفاتر کے کام کو بہتر بنانے کے متعلق کوئی تجویز پیش کرنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنی تجویز کو معین طور پر ناظر صاحب اعلیٰ اول کے نام بند لفافہ میں لکھ کر اس صندوقچی میں ڈال دیں ناظر صاحب اعلیٰ اول اس صندوقچی کو مقررہ وقت پر کھلوا کر ان خطوط کو ملاحظہ فرمایا کریں گے۔ اور ان پر ضروری کارروائی کریں گے۔

چیئرمین صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲ جون ۱۹۶۰ء

قربانیوں کی عید

عیدین مسلمانوں کے لئے بڑی خوشی کا دن ہیں۔ ان دونوں دنوں میں مسلمان معمول سے ذرا زیادہ اچھا لباس زیب تن کرتے ہیں اور ذرا زیادہ اچھا کھانا کھاتے ہیں۔ لیکن یہ بات ہر مسلمان جانتا ہے کہ ذرا زیادہ اچھے لباس اور زیادہ اچھے کھانے کی وجہ سے عید نہیں ہوتی بلکہ ایک مسلمان کی عید اسلئے ہوتی ہے کہ وہ اس دن اپنے خدا تعالیٰ کی ذرا زیادہ عبادت کرتا ہے۔ لباس خواہ کتنا فاخرہ پہنا جائے کھانے خواہ کتنے لذیذ ہوں۔ دوستوں سے ملاقاتیں خواہ کتنی دلچسپ ہوں۔ جب تک کہ عبادت نہ کی جائے عید عید نہیں ہوتی اس سے ظاہر ہے کہ عید کی روح در اصل عبادت ہے۔

عیدین میں جہاں نماز کی عبادت ایک سی ہے وہاں انفاق کی عبادت میں تھوڑا سا فرق ہے عید الفطر کو فطرانہ ادا کیا جاتا ہے۔ یعنی گھر کے ہر نفس کے حصے اناج کی ایک خاص مقدار یا اس کی قیمت غرباء کو دی جاتی ہے اور یہ خیرات عید سے پہلے دی جاتی ہے تاکہ غرباء بھی تمام مسلمانوں سے ملکر عید کی خوشی منا سکیں۔ دوسری طرف عید الاضحیہ کو صاحب استطاعت لوگ قربانی دیتے ہیں جہاں تک مادی منفعت کا تعلق ہے قربانی بھی غرباء کو عید کی خوشی میں شامل کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ لیکن قربانی کی عبادت ایک نہایت اعلیٰ روحانی مقصد رکھتی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ فطرانہ کا کوئی روحانی مقصد نہیں بلکہ چونکہ ہم اس وقت قربانی کے متعلق کچھ کہنا چاہتے ہیں اس لئے قربانی کا ذکر کیا گیا ہے۔ کیونکہ قربانی عام طور پر ہر چیز کی ہوتی ہے اناج اور اس کی قیمت غرباء کو دینا بھی قربانی ہے لیکن عید الاضحیہ پر جو قربانی ہوتی ہے وہ خاص قسم کی قربانی ہے۔

یہ قربانی معلوم قسم کے جانور ذبح کرنے اور ان کا گوشت تقسیم کرنے سے تعلق رکھتی ہے اور اس کے پیچھے ایک عظیم الشان یادگار ہے جس کو ایک مومن کی روحانی زندگی اور زندگی کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کرنے کی بنیاد کہا جا سکتا ہے۔ قرآن کریم میں اس یادگار واقعہ کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

فبشرنٰہ بغلام حلیم۔ فلما بلغ معہ السعی

قال یٰبنی انی اریٰ فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تریٰ قال یٰابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصٰبرین۔ فلما اسلما وتلہ للجبین۔ ونادینٰہ ان یٰابراھیم۔ قد صدقت الرءیا انا کذٰلک نجزی المحسنین۔ ان ھٰذا لھو البلٰؤا المبین۔ وفدینٰہ بذبح عظیم۔ وترکنا علیہ فی الاٰخرین۔ سلٰم علیٰ ابراھیم۔ کذٰلک نجزی المحسنین۔ انہ من عبادنا المؤمنین۔

(سورۃ الصّٰفّٰت)

ترجمہ:۔ پس ہم نے (حضرت ابراہیم علیہ السلام کو) ایک حلیم بیٹے کی بشارت دی۔ جب بیٹا اسکے ساتھ چلنے پھرنے کی عمر کو پہنچا تو اس نے اپنے بیٹے کو مخاطب کرکے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تم کو ذبح کر رہا ہوں۔ پس تیری اس بارہ میں کیا رائے ہے۔ بیٹے نے کہا اے میرے باپ جو آپ کو حکم دیا گیا ہے وہی کریں۔ آپ مجھ کو انشاء اللہ صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ پس جب دونوں نے فرمانبرداری کی اور باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹا دیا تاکہ اسکو خواب کے مطابق ذبح کر ڈالے اور ہم نے اس وقت اس کو آواز دی کہ اے ابراہیم تم نے خواب کو سچ کر دکھایا ہے یقیناً ہم اچھے کام کرنے والوں کو اس طرح جزا دیتے ہیں۔ یقیناً یہ ایک کھلی کھلی آزمائش تھی، اور ہم نے اس کو ذبح عظیم کے ساتھ بری الذمہ قرار دے دیا اور ہم نے اس کو آخرین کے لئے (بطور نمونہ کے) چھوڑ دیا۔ ابراہیم پر سلامتی ہو ہم محسنوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔ تحقیق وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔ (سورۃ الصّٰفّٰت آیہ ۱۰۸)

اس واقعہ میں دو بندگان حق کی قربانی کا ذکر ہے۔ ایک باپ جس نے خواب میں اپنے بیٹے کو ذبح کرتے ہوئے دیکھا اور بعینہٖ خواب کے مطابق اس کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ دوسرے بیٹے کی قربانی جب باپ نے خواب کا ذکر کیا تو وہ نہایت فرمانبرداری سے اور بغیر ہچکچاہٹ کے ذبح ہونے کے لئے تیار ہو گیا۔ باپ نے اسکو ذبح کرنے کے لئے لٹا بھی لیا کہ اتنے میں اس کے کان میں اللہ تعالیٰ کی آواز آئی کہ بس بس اے ابراہیم ہم نے تجھکو آزمایا تھا اور تم آزمائش میں کامیاب نکلے ہو۔ یہ بہت بڑی آزمائش تھی تاہم اللہ تعالیٰ کے حکم سے بیٹے کی قربانی کی بجائے حضرت ابراہیم نے مینڈھے کی قربانی دی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ذبح عظیم کا نام دیا ہے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے پہلے زمانہ میں انسانی قربانی دی جاتی تھی اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ سے انسانی قربانی کو منع فرمایا ہے۔ اس کی جگہ صرف جانور کی قربانی جائز رکھی گئی ہے۔ اس لحاظ سے یہ ایک نہایت عظیم واقعہ ہے گویا قربانی کے تعلق میں ایک عظیم موڑ ہے اس سے انسانی تہذیب میں ایک ارتقائی قدم اٹھایا گیا ہے۔ اس طرح بعد کی آنے والی نسلوں کے لئے یہ ایک نمونہ ہے لہٰذا عید الاضحیہ پر جانور کی قربانی دینا اس عظیم واقعہ اور اسکے مضمرات کی یادگار منانے کے مترادف ہے۔ اسلئے جو شخص اس موقعہ پر قربانی دیتا ہے وہ اس یادگار کی تجدید کرتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ اس قربانی کو کتنی اہمیت حاصل ہے۔ اس یادگار قربانی کا گو یہ بہت عظیم نتیجہ ہے تاہم اسکے اور بھی کئی نتائج ہیں جو کم اہمیت نہیں رکھتے۔

ایک نہایت اہم نتیجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے باپ اور بیٹے کے صبر تسلیم اور رضا کی آزمائش کی۔ جو باپ اپنے اکلوتے لخت جگر کو جو آپ کو بڑھاپے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعاؤں کے نتیجہ میں اور بشارت کے ذریعہ حاصل ہوا تھا۔ خواب میں خدا سے اشارہ پا اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور جو بیٹا باپ کے بتانے پر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اپنی گردن چھری کے نیچے رکھ دیتا ہے۔ ان دونوں کی قربانی کا جذبہ کتنا عظیم ہے کونسی قربانی ہے جو اس جذبہ میں سما نہیں سکتی؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ آزمائش ایک بہت بڑی آزمائش کے لئے کی گئی تھی اور وہ آزمائش یہ تھی کہ حضرت ابراہیم نے اپنے لخت جگر کو دین کے لئے وقف کرنا تھا۔ اپنے اکلوتے لخت جگر کو اور اس کی پیاری والدہ کو ایک ایسے اجاڑ اور سنسان صحرا میں جہاں نہ پانی ہے اور نہ گھاس کی پتی ہے وادی غیر ذی زرع میں آباد کرنا ہے تاکہ دنیا میں جو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا گھر قائم کیا گیا ہے۔ اس کو ہمیشہ کے لئے دین کا واحد مرکز بنا دیا جائے آج ہم اس قربانی کا یہ نتیجہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ وہی غیر ذی زرع وادی مرجع انام بن چکی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مینڈھے کی قربانی کو اسلئے بھی ذبح عظیم کہا گیا ہے کہ اس قربانی سے اس عظیم "وقف للدین" کی یادگار قائم ہوتی ہے۔ تاکہ دنیا جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندے اللہ تعالیٰ کے کام سے کس طرح وابستہ ہوتے ہیں اور کس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال اور جان اور اولاد قربان کر دیتے ہیں اور کس طرح اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے فدائیت کا معیار قائم کیا جاتا ہے۔

نہایت ناکافی اور مختصر الفاظ میں عید الاضحیہ کی قربانیوں کا مقصد یہ ہے کہ وہ پس منظر جس کو آج کل شکم پرست دنیا محض اقتصادی بٹوں سے تولنا چاہتی ہے۔ وہ اس پس منظر اور اس کے مضمرات سے بالکل بے حس ہو کہ صرف اس مال و زر کو دیکھتے ہیں جو مسلمان عید الاضحیہ کی قربانیوں میں صرف کرتے ہیں اور اس کو اسراف میں داخل کرتے ہیں وہ مسلمان کی اس روحانی دولت کو نہیں دیکھتے جو ان قربانیوں کے ساتھ وابستہ ہے وہ نہیں سمجھتے کہ ان عظیم الشان خزائن کے مقابلہ میں جو قربانیوں کے ساتھ وابستہ ہیں مال و زر اور جواہرات کے خزانے ہیچ ہیں۔

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۳ جون ۱۹۴۴ء بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

ایک احمدی دوست نے اپنا ایک رویا سنایا۔ جس میں انہیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق بتایا گیا تھا کہ حضور اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔ اسی طرح انہوں نے اپنے والد صاحب مرحوم کا بھی ایک رویا سنایا۔ جس میں انہیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق یہ خبر دی گئی تھی کہ حضور مقام نبوت تک پہونچ چکے ہیں۔ جب وہ دوست یہ رویا مجلس میں سنا چکے۔ تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

ہماری جماعت کے احباب کو یہ امر مد نظر رکھنا چاہیئے کہ خوابیں اتنی تعبیر طلب ہوتی ہیں کہ ان کی تعبیر بھی ایک اچھا خاصہ علم چاہتی ہے۔ بغیر اس طریق پر

خوابوں کی تعبیر

کرنے کے جو ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ اور جس کی اللہ تعالیٰ کے کلام اور اس کی سنت سے تائید ہوتی ہے۔ اگر کسی خواب کی تعبیر کی جائے تو ایسا انسان خود بھی ٹھوکر کھاتا ہے۔ اور دوسروں کے لئے بھی ٹھوکر کا موجب بنتا ہے مثلاً اس وقت بعض خوابیں سنائی گئی ہیں یہ خوابیں ایسی ہیں جو یقیناً تعبیر طلب ہیں اگر مجھے کسی کے متعلق کوئی ایسی خواب آتی۔ تو میں اس کا ذکر ہی نہ کرتا۔ اور بالکل خاموش رہتا۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کی بعثت کے متعلق بہت سے قانون مقرر کئے ہوئے ہیں۔ ان قوانین سے باہر رہ کر اپنی خوابوں سے کسی قسم کا نتیجہ نکالنے والے خود بھی ٹھوکر کھاتے ہیں۔ اور ان خوابوں کے سننے والوں کے متعلق بھی خطرہ ہوتا ہے کہ انہیں بھی کوئی ٹھوکر نہ لگ جائے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس حقیقت کو واضح فرمایا ہے کہ

انبیاء کی بعثت

کے متعلق اس کی کیا سنت ہے۔ اور ان کا ظہور کن شرائط کے ماتحت ہوتا ہے۔ مثلاً سب سے پہلی بات جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کے طریق سے ثابت ہے وہ یہ ہے کہ وہ ایک مخفی امر ہوتا ہے کہ جب نبی پر ظاہر ہوتا ہے۔ تو وہ خود بھی حیران ہو جاتا ہے۔ کہ میرے سپرد اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا کام کیا گیا ہے۔ اس لئے وہ ابتداء میں گھبراتے ہیں اور ڈرتے ہیں کہ کہیں اس ذریعہ سے ان کا امتحان نہ لیا جا رہا ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ہی جب پہلی دفعہ وحی نازل ہوئی۔ تو آپ نے فرمایا مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ۔ حضور میں اس

فن کا جاننے والا

نہیں۔ میں یہ کام کس طرح کروں گا۔ یہی حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق الہامات میں نبی کا لفظ پایا جاتا تھا اس سے بڑھ کر کسی زید یا بکر کی خواب تو نہیں ہو سکتی۔ مگر باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں نبی کا لفظ موجود تھا۔ اور وہ الہامات ایسے قطعی اور یقینی تھے۔ کہ ان میں ایک شائبہ تک ان کے نفسانی یا شیطانی ہونے کا نہیں تھا۔ پھر بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان الہامات کی تاویل کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ فرماتے ہیں مجھ پر

بارش کی طرح وحی الٰہی

نازل ہوئی اور اس نے مجھے اپنے پہلے عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ غرض کسی دوسرے کی خواب کا تو کیا ذکر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ خود اپنے الہامات میں نبی کہتا رہا۔ مگر آپ ان کی تاویل فرماتے رہے۔ پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ کسی اور کو کوئی خواب آ جائے۔ تو وہ اس سے وہی حقیقت سمجھ لے جو اسے خواب میں بتائی گئی ہو۔ اور یہ نہ سمجھے کہ خوابوں کی مختلف تعبیریں ہوتی ہیں ہو سکتا ہے کہ اس کی بھی کوئی اور تعبیر ہو۔ خوابوں کا معاملہ اس قدر پیچیدہ ہوتا ہے۔ کہ

حضرت سید احمد صاحب سرہندی

سالہا سال محض اس وجہ سے مصائب میں مبتلا رہے۔ کہ انہوں نے لوگوں کے سامنے یہ خواب بیان کیا۔ کہ میں نے دیکھا ہے میں آگے آگے جا رہا ہوں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پیچھے پیچھے آ رہے ہیں۔ اب بجائے اس کے کہ بادشاہ اس خواب کی تعبیر پر غور کرتا اس نے آپ کو قید کر دیا۔ کہ اس شخص نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کی رہائی کے سامان پیدا کئے۔ تو آپ نے فرمایا۔ یہ تو کوئی ایسی بات نہیں تھی۔ جس پر اس قدر برافروختہ ہونے کی ضرورت ہوتی۔ جب کسی شخص کے سپرد کوئی

اہم کام

کیا جاتا ہے۔ تو لازماً اسے آگے چلنا پڑتا ہے۔ مگر اس کا آگے چلنا بطور خدمت کے ہوتا ہے۔ یہ مراد نہیں ہوتی۔ کہ اس کا مقام آقا سے بھی بڑھ گیا ہے۔ آقا پیچھے پیچھے آئے گا۔ اور خدمت گذار اپنے فرض کو سرانجام دینے کے لئے آقا کے آگے آگے چلے گا۔ یہی دنیا میں دستور ہے۔ اور یہی بات حضرت سید احمد صاحب سرہندی کو رویا میں دکھائی گئی۔ مگر بادشاہ نے اس کا الٹ مطلب سمجھ لیا۔ اور اس نے آپ کو قید کر دیا۔

پس خوابوں کی تعبیر اور ان کی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور یہ خیال نہیں کر لینا چاہیئے۔ کہ جب مجھے بتایا گیا ہے کہ فلاں شخص نبی ہے تو وہ ضرور

نبوت کا مقام

حاصل کر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو نبی بنانا ہوتا ہے سب سے پہلے اس کو بتاتا ہے کہ تو نبی ہے۔ اور پھر اسے بھی ایک دفعہ کہہ کر بس نہیں کر دیتا بلکہ بارش کی طرح متواتر اس پر وحی نازل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے اپنی نبوت پر سب سے پہلے ایمان لانا پڑتا ہے۔ اور پھر وہ دنیا میں اس کا اعلان کرتا ہے۔ اگر نبی کو تو بتایا جائے کہ تو نبی ہے اور ارد گرد کے لوگوں کو بتانا شروع کر دیا جائے۔ کہ یہ شخص نبی بن گیا ہے۔ تو اس سے زیادہ ظلم اور کوئی نہیں ہوگا۔ اور یہ ایک تمسخر اور استہزا ہوگا کہ جو نبی ہے اسے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقام نبوت کے حصول کے متعلق کوئی بات نہیں بتائی جا رہی۔ اور دوسرے لوگ کہہ رہے ہیں کہ تو نبی ہے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ جب

اللہ تعالیٰ کی طرف سے

ایک شخص کو نبی بنا کر کھڑا کر دیا جائے۔ تو اس کی تائید میں اور لوگوں کو بھی خوابیں آنی شروع ہو جائیں۔ مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ جس نے کام کرنا ہے اسے تو بتایا نہ جائے اور دوسرے لوگوں کو خبریں دینی شروع کر دی جائیں۔

مصلح موعود ہونے کے متعلق میری طرف سے جو دعوے کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں بے شک جماعت کے اور بیسیوں لوگوں نے بھی خوابیں دیکھی ہیں۔ اور ان خوابوں کو شائع بھی کیا گیا ہے۔ لیکن اس وجہ سے کہ یہ خوابیں میرے دعوے کی تائید میں لوگوں کو آئیں۔ اگر مجھے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصلح موعود ہونے کا علم نہ دیا جاتا۔ اور جماعت کے سینکڑوں لوگوں کو خوابیں آنی شروع ہو جاتیں۔ کہ میں مصلح موعود ہوں تو میں ان خوابوں کو ایک مچھر کے پر جتنی حیثیت بھی نہ دیتا۔ خواہ وہ دس ہزار ہوتیں یا دس کروڑ ہوتیں۔ یہ تو محض تمسخر ہے۔ کہ کام پر جو شخص مقرر ہے۔ اس کو تو مخاطب نہیں کیا جاتا۔ اور لوگوں کو خوابیں آنے لگ جاتی ہیں۔ یہ

اللہ تعالیٰ کی سنت

اور اس کے طریق کے قطعاً خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ پہلے اسے مخاطب کیا کرتا ہے۔ جس کے سپرد اس نے کام کرنا ہوتا ہے پھر وہ اس کے اندر اس کام کے مناسب حال قابلیتیں پیدا کرتا ہے۔ پھر اس پر متواتر وحی نازل کرتا ہے۔ جو بارش کی طرح برستی ہے۔ اور جب اس طرح اس کے دل کو پورے طور پر یہ اطمینان دلا دیا جاتا ہے۔ کہ خدا نے اسے

دنیا کی اصلاح کے لئے

کھڑا کیا ہے۔ تو اس کے بعد دوسرے لوگوں پر بھی اس بارش کے کچھ کچھ چھینٹے پڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ تو نہیں ہوتا کہ میدان سوکھا پڑا ہو۔ اور کوئی شخص ہمارے پاس آ کر کہے کہ میرے گھر میں بڑی بارش ہوئی ہے۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ بارش ہو میدان اور تالاب بھر جائیں۔ اور اس کے گھر کے اندر بھی

بارش کے اثرات پہنچ جائیں

مگر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ میدانوں میں تو بارش نہ ہو اور کسی کے گھر کے کونے میں بارش نازل ہو جائے۔ ہماری جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ اگر انہیں کسی کے متعلق ایسی خواب آئے تو وہ اسے سنایا ہی نہ کریں بلکہ یہ سمجھ لیں کہ خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں ان کی خوابیں بھی اپنے اندر کوئی تعبیری رنگ رکھتی ہیں جو ممکن ہے کسی اور وقت ان کی سمجھ میں آجائے اور انہیں پتہ لگ جائے کہ ان کی خواب کا کیا مطلب تھا۔ حدیثوں میں آتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالے نے مجھ سے یہ بیان کیا کہ میرا بندہ

نوافل کے ذریعہ

میرے قرب میں بڑھتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ میں اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ اس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے۔ اب دیکھو اس میں نوافل کے ذریعہ ایک مومن کا کس قدر مقام قرب حاصل کرنا بیان کیا گیا ہے کہ خدا اس شخص کے ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور آنکھیں وغیرہ بن جاتا ہے۔ مگر اس کے باوجود کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ خدا بن گیا ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ یہ دو الگ الگ باتیں ہیں کسی عہدے کا حاصل ہونا اور بات ہے اور کسی نام کا حاصل ہونا اور بات ہے۔ میں نے خود ایک دفعہ رؤیا میں دیکھا جسے میں بیان بھی کر چکا ہوں کہ ایک ابراہیم میں بھی ہوں۔ اب اس کے یہ معنے نہیں تھے کہ نبوت کا مقام مجھے حاصل ہو گیا بلکہ ابراہیمی مماثلت کے لحاظ سے خدا نے میرا نام بھی ابراہیم رکھ دیا۔ پس

مشابہت کے لحاظ سے

کوئی نام رکھا جانا اور چیز ہے اور کسی عہدے کا ملنا بالکل اور چیز ہے۔ یوں تو ہر نبی کو ہم نبی ہی کہیں گے حالانکہ کئی نبی ایسے ہیں جن کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کوئی حیثیت ہی نہیں دوسری طرف اگر کسی شخص کو خدا تعالے محمد بھی کہہ دے تو وہ نبی نہیں بن جائے گا بلکہ یہی کہا جائے گا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک رنگ کی مشابہت حاصل ہو گئی ہے۔ اسی طرح اگر کسی شخص کو دوسرے کے متعلق خواب میں یہ بتایا جائے کہ وہ نبی ہے تو اس کے یہ معنے نہیں ہونگے کہ وہ نبی بن گیا۔ بلکہ اس کے معنے یہ ہونگے کہ اسے نبیوں سے ایک رنگ کا اشتراک حاصل ہے۔ پس ایسے امور میں ہمیشہ عقل و فکر سے کام لیتے ہوئے سنت اللہ کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ نبوت کے مقام سے قبل بارش کی طرح وحی کا نازل ہونا ضروری ہے اور یہ وحی بھی اس شخص پر نازل ہونی چاہیئے جس نے دعوئے نبوت کرنا ہے اور اگر یہ بات نہ ہو بلکہ کسی اور کو خواب میں کسی کے متعلق بتایا جائے کہ وہ نبی ہے تو پھر اس خواب کی تعبیر ہمیں خواب دیکھنے والے کے حالات کے مطابق کرنی پڑے گی اگر وہ

دین میں سست

ہے اطاعت کا مادہ اس میں کم ہے۔ احکام شریعت پر عمل کرنے میں وہ کوتاہی سے کام لیتا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہوگی کہ فلاں شخص نبی کا مثیل ہے تم اس کی اطاعت کرو اور اپنی کوتاہیوں کا ازالہ کرنے کی کوشش کرو یہ معنے نہیں ہوں گے کہ دوسرا شخص محض اسکے خواب دیکھنے کی وجہ سے نبی بن گیا ہے۔

درحقیقت ہر شخص اپنے اپنے درجہ اور اپنے اپنے مقام کے مطابق

نورِ نبوت سے روشنی

حاصل کرتا ہے۔ سورج ایک ہی ہوتا ہے مگر جو شخص سورج کے سامنے کھڑا ہو وہ زیادہ فائدہ اٹھاتا ہے اور جو سورج سے دور ہو وہ کم فائدہ اٹھاتا ہے اسی طرح سورج تو ایک ہی ہے مگر درخت بھی اس سے روشنی حاصل کر رہے ہیں۔ پھل اور پھول بھی اس سے روشنی حاصل کر رہے ہیں اور ایک پتھر جو زمین پر پڑا ہوا ہوتا ہے وہ بھی اس سے روشنی حاصل کر رہا ہوتا ہے مگر ہر چیز کی حالت دوسری سے الگ ہوگی۔ پھل اور پھول اور درخت اور انسان سورج کی روشنی سے بہت زیادہ فائدہ حاصل کرتے ہیں مگر پتھر پر اس سورج کی بہت ہی قلیل روشنی پڑتی ہے لیکن بہرحال ہم اس سے انکار نہیں کر سکتے کہ پتھر پر بھی سورج کی روشنی پڑ رہی ہے اسی طرح ایک نبی کی جماعت میں سے اگر کسی کے متعلق اللہ تعالے کی طرف سے کہہ بھی دیا جائے کہ وہ نبی ہے تو اس کے معنے صرف اتنے ہی ہوں گے کہ نبوت کے سورج کی روشنی اس پر بھی پڑ رہی ہے۔ یہ معنے نہیں ہوں گے کہ

نبوت کا مقام

اور عہدہ اسے حاصل ہو گیا ہے۔ جہاں نبوت کے عہدے کا سوال ہو وہاں اللہ تعالےٰ دوسروں کی بجائے سب سے پہلے اپنے نبی کو اس عہدے کی اطلاع دیا کرتا ہے اور اور پھر اس کو بھی جبراً کھڑا کرتا ہے یہ نہیں کہ وہ اس عہدے کو خوشی سے قبول کر لیتا ہے جس شخص کو عرفان حاصل نہ ہو وہ اسے ایک معمولی بات سمجھتا ہے لیکن ایک عارف جانتا ہے کہ جب کسی شخص کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ کہا جائے کہ تو نبی ہے تو اسکی جان نکل جاتی ہے وہ کانپ اٹھتا اور اپنے عہدے کی

عظیم الشان ذمہ داری

کو دیکھ کر گھبرا جاتا ہے اس پر خدا تعالےٰ اسے طاقت اور ہمت بخشتا ہے اپنے نشانات اسکی تائید میں نازل کرتا ہے۔ اپنی معرفت سے اسے حصہ دیتا ہے اور اسی طرح اُسے اپنے متعلق یہ اطمینان دلاتا ہے کہ تو یہ فرض پوری خوش اسلوبی سے سرانجام دے سکیگا تب سب سے پہلے وہ اپنی سچائی اور اپنے مقام نبوت پر آپ ایمان لاتا ہے اور یہی معنے وانا اول المسلمین (الانعام ع ۲۰) کے ہیں کہ سب سے پہلے نبی اپنی نبوت پر اور اُس وحی الٰہی کی صداقت پر جو بارش کی طرح اس پر برستی ہے خود ایمان لاتا ہے اور پھر دوسروں کو ایمان لانے کی تحریک کرتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہو تو وہ کوئی دعویٰ کرنا اپنے لئے موت سے کم نہیں سمجھتا۔ مصلح موعود کی پیشگوئی کو ہی دیکھ لو۔ یہ ایک نبی کی پیشگوئی تھی اور جماعت کے لوگ اس پیشگوئی کو مجھ پر چسپاں کرتے تھے اور بعض لوگ کہا بھی کرتے تھے کہ میں اس

پیشگوئی کے مصداق ہونے کا اعلان

کردوں اور گو میں نے اس پیشگوئی کا پوری طرح مطالعہ نہیں کیا تھا۔ مگر بہرحال لوگ باتیں تو کرتے تھے اور وہ باتیں میرے کانوں میں بھی پڑتی تھیں یہ تو نہیں کہ میں نے اپنے کانوں میں روئی ٹھونسی ہوئی تھی۔ مگر باوجود ان سب باتوں کے اور باوجود اس علم کے کہ کئی علامات میرے وجود میں پوری ہو رہی ہیں میرے اندر یہ جرأت نہیں تھی کہ میں اس پیشگوئی کے مصداق ہونے کا اعلان کردوں میں سمجھتا تھا کہ اگر اس پیشگوئی کے مصداق کے لئے دعوےٰ ضروری ہے۔ تو یہ خدا کا کام ہے کہ مجھ پر اس حقیقت کا اظہار کرے۔ میرا کام نہیں کہ میں خود بخود ظنی اور اجتہادی طور پر اس پیشگوئی کے مصداق ہونے کا اعلان کردوں چنانچہ میں خاموش رہا مگر جب خدا نے مجھے اطلاع دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں تو پھر میں نے اس کا بڑے زور سے اعلان کر دیا۔ پس اس قسم کی

خوابوں کی حقیقت

سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے کسی عہدے کا ملنا بہت بڑی ذمہ داری کا کام ہوتا ہے اور ذمہ داری کو پوری خوش اسلوبی سے ادا کرنا آسان کام نہیں ہوتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ جنگ کے موقع پر ایک تلوار نکالی اور فرمایا میں یہ تلوار اس شخص کو دوں گا جو اس کا حق ادا کرے گا۔ ایک کے بعد دوسرا صحابی اٹھتا اور سمجھتا کہ شاید میں اس کا اہل سمجھا جاؤں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تم نہیں آخر وہ تلوار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضؓ کو دی اور فرمایا یہ شخص اس کا اہل ہے اسی طرح ایک دفعہ جنگ کے موقع پر آپ نے فرمایا۔ آج میں جھنڈا اس شخص کو دونگا جو اسے نیچے نہ ہونے دے۔ چنانچہ جس شخص کے سپرد جھنڈا کیا گیا اس نے حق ادا کر دیا لڑائی میں اس کا دایاں ہاتھ کٹ گیا تو اس نے بائیں ہاتھ میں جھنڈا تھام لیا۔ بایاں کٹ گیا تو ٹانگوں میں تھام لیا اور آخر وقت تک اس نے جھنڈے کو نیچا نہ ہونے دیا۔ تو نبوت کا مقام حاصل ہونا کوئی کھیل نہیں یہ

ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے

جو کسی انسان کے سپرد کی جاتی ہے اور یہ ایک موت ہے جس میں سے اسے گذرنا پڑتا ہے۔ بلکہ ایک موت نہیں یہ وہ موت ہے جو ہزاروں بلکہ لاکھوں موتوں کا مجموعہ ہوتی ہے۔

فرمایا بہت سی باتیں ذہن میں آتی ہیں اور جی چاہتا ہے کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کے متعلق ایک کتاب لکھی جائے۔ مگر آج کل کاغذ دستیاب نہیں ہوتا ورنہ جب خدا نے مجھ پر یہ انکشاف کیا ہے تو اس کے بعد یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کے سامنے دلائل بھی رکھے جائیں تاکہ وہ اس پیشگوئی پر غور کر سکیں اور سعید طبائع فائدہ اٹھا سکیں۔

درخواست دعا

برادرم عزیزم کیپٹن محمد الیاس خاں چند دنوں سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں اور لاہور ہسپتال میں داخل ہیں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے عزیز موصوف کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے

(محمد یعقوب خاں ربوہ)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ——— اور ——— عبادات

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء

(از مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی)

(قسط نمبر ۳)

عیسائیت نے خدا تعالیٰ کے متعلق عجیب نقشہ انسان کے سامنے پیش کیا۔ کہ انسان پیدائشی طور پر گناہ گار ہے اور خدا عادل ہے اور یہ کہ جب تک وہ سزا نہ دے لے کسی کے گناہ بخش نہیں سکتا۔ بخشش کے لئے اس نے یہ عجیب و غریب طریق اختیار کیا کہ اس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دنیا میں ابن آدم بنا کر بھیجا اور بیٹے نے صلیب پر چڑھ کر اپنے سے پہلے اور اپنے سے بعد آنے والے سب انسانوں کے گناہ اپنے کندھوں پر اٹھا لئے اور اس طرح اب جو اس پر ایمان لے آئے۔ صرف اس ایمان کے صدقے میں اس کے ورثہ کے گناہ اور اس کی ذاتی لغزشیں سب یکدم صاف ہو جاتی ہیں اگر کوئی انسان مسیح کی صلیبی موت پر ایمان نہ لائے تو وہ نجات نہیں پا سکتا۔ قطع نظر اسکے کہ یہ عجیب و غریب طریق نجات کبھی خدا اختیار کیا بھی یا نہیں اس کا کوئی بیٹا ہے اور کیا وہ کبھی صلیب پر چڑھا اور صلیب پر ہی مارا گیا یا نہیں۔ ہر خدا طلب انسان یہ محسوس کر سکتا ہے کہ وہ خدا جو بغیر بیٹے کی قربانی کے گناہ معاف نہیں کر سکتا۔ وہ کچھ عجیب ہی سا خدا ہے۔ اور اس کی مملکتِ مغفرت کی وسعتیں نہایت ہی محدود ہیں قلب ایسے خدا کے لئے دل میں گرمی محسوس نہیں کر سکتا۔ وہ کون انسان ہے جسے نفس امّارہ سے دو چار ہونا نہیں پڑتا ابھی بچے کو تمیز بد و نیک بھی نہیں ہوتی کہ اس کا نفس بد سے واسطہ آ پڑتا ہے۔ ایسے حالات میں گناہ اور خطا سے ماسوا انبیاء معصومین کے کیا کوئی گناہ سے بچ سکتا ہے؟

ہم دیکھتے ہیں کہ ماں باپ ہماری صدہا غلطیاں روزانہ دیکھتے ہیں اور اس کے باوجود کوئی دن نہیں گزرتا کہ بچے کو ماں اپنی آغوشِ محبت میں نہیں لیتی وہ کونسا گناہ ہے جو ماں معاف نہیں کر سکتی۔ اب اگر ماں کے قلب کی یہ کیفیت ہے تو خدا کی بخشش کا اندازہ انسانی عقل کی حد سے یقیناً بہت ہی پرے ہے۔ اسی نے ان گنت ماؤں کو ایسی ممتا عطا کی ہے اور عطا کرتا رہتا ہے جس کی گہرائی کو جاننا محال ہے۔

ایک جرمن افسانہ نویس نے ایک افسانہ میں بیان کیا ہے کہ ایک لڑکا کسی سنگدل عورت کی محبت میں مبتلا ہو گیا۔ جو کسی صورت میں بھی اسے قبول کرنے کو تیار نہ تھی آخر لڑکے کی بے حد منت و زاری پر اس نے یہ شرط عائد کی کہ اگر تم اپنی ماں کا دل نکال کر میرے پاؤں پر لا کر ڈال دو تو میں مان جاؤں گی۔

اس شرط کے مطابق لڑکے نے ماں کا سینہ چیر کر دل نکالا اور اپنے جنونِ عشق میں دل ہتھیلی پر رکھ کر دوڑا۔ راستے میں ایک پتھر سے ٹھوکر لگی تو دل ہاتھ سے زمین پر جا پڑا۔

ماں کے دل میں سے آواز آئی۔

"بیٹا! کہیں چوٹ تو نہیں لگی۔"

ایسی مائیں پیدا کرنے والے خدا کے متعلق یہ قیاس کہ وہ کسی کے گناہ نہیں بخش سکتا۔ کیسا باطل اور ناقابل قبول ہے۔

اسلام میں خدا کی محبت کا تصور

سردار پاکان محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ جنگ میں دیکھا کہ ایک عورت تھی جس کا لڑکا گم ہو گیا تھا وہ بچے کی تلاش میں دوڑتی پھرتی تھی میدان جنگ کے زخمیوں اور قیدیوں میں سے کوئی لڑکا مل جاتا تو اسے چھاتی سے لگا لیتی۔ اور اس کو دودھ پلاتی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس عورت کی نسبت تم گمان کر سکتے ہو کہ اپنے لڑکے کو آگ میں ڈال دے صحابہؓ نے عرض کیا حضور! یہ تو کبھی ایسا نہ کرے گی۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ مہربان ہے۔

(بخاری و مسلم)

اسی طرح حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصوں میں سے ننانوے حصے اپنے پاس رکھے اور ایک حصہ زمین پر نازل کیا جس سے خلقت ایکدوسرے پر رحم کرتی ہے حتیٰ کہ چوپایہ اپنا پاؤں اس خوف سے اٹھا لیتا ہے۔ کہ میرے بچے کو صدمہ نہ پہنچے۔

(مسلم)

اسی طرح حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میں بندے کے ساتھ ویسا ہوں جیسا وہ مجھ پر ظن کرتا ہے۔ اور بندہ جہاں یاد کرتا ہے۔ میں وہاں اس کے ساتھ ہوں خدا کی قسم بے شک اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ پر اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جسے ویرانے میں کوئی گم شدہ چیز مل جائے اور جو میری طرف ہاتھ بڑھائے میں دونوں ہاتھ کے پھیلاؤ کے برابر اس کی طرف بڑھتا ہوں۔ اور جو پاؤں سے چل کر میری طرف آتا ہے میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔

(بخاری و مسلم)

پس عیسائیت کے نقطہ نگاہ اور سراپا رحمت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے متعلق تصور کا فرق ظاہر ہے۔ مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

عیسائیت کا یہ خیال تھا۔ ہندو دھرم نے بھی خدا تعالیٰ کو کچھ ایسی ہی شکل میں پیش کیا کہ وہ گناہ کی سزا انسان کو دو چار دس جونوں میں نہیں۔ چوراسی لاکھ جونوں میں ڈال کر دیتا ہے۔ اور پھر کہیں جا کر مکتی نصیب ہوتی ہے۔ نجات اور مکتی صرف گناہوں سے چھوٹ جانے اور دکھوں سے رہائی پانے کا نام ہے۔ اور ظاہر ہے کہ وہ خدا جو صرف سزا دینے سے باز رہے محبت کے لائق نہیں ہے۔ بدھوں کا نروان بھی مکتی کا ہم معنی ہے۔ اسلام خدا سے تعلق کا نتیجہ فلاح قرار دیتا ہے۔ جو نجات اور مکتی اور نروان سے اتنا بلند ہے کہ مکتی وغیرہ کو اگر تحت الثریٰ قرار دیں تو فلاح فوق السماء ہے۔

اسلام نے خدا کو صرف گناہوں کا بخشنے والا ہی بیان نہیں کیا۔ بلکہ بخشش کے لحاظ سے اس کی ایسی شان پیش کی ہے کہ دنیا کے مذاہب کی تاریخ میں کسی نے بھی اس کی یہ صفات بیان نہیں کیں۔ اولاً وہ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ جیسے فرمایا:-

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

(الزمر ع)

دوم وہ انسانوں کی نیکیوں کی وجہ سے ان کی بدیوں کو مٹا دیتا ہے۔ جیسے فرمایا:-

اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ (ہود آیت ۱۱۵)

سوم اس نے اس پر بس نہیں کی کہ وہ بدیوں کو مٹا دیتا ہے بلکہ وہ بدیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔ جیسے فرمایا

فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۝ (الفرقان آیت ۷۱)

یہ وہ پیار ہے کہ انسان اس پر ایک بار نہیں ہزار جان سے ہزاروں لاکھوں بار قربان ہونا چاہتا ہے۔ اگر عدل کی میزان ہی ہر وقت انسانی اعمال تولتی رہے تو سزا سے بچنے کی کوئی ہلکی سی امید بھی پیدا نہیں ہو سکتی۔ لیکن خدا کی بخشش کا جو معیار اسلام نے پیش کیا ہے بے اختیار انسان کے دل میں اس سے ملنے کی تڑپ پیدا ہو جاتی ہے۔ (باقی)

درخواستِ دعا

مبلغ انچارج سیرالیون مشن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ پراونشل چیف ناصر الدین گامانگا صاحب آف ریاست باجے بو جو ہماری جماعت کے وائس پریذیڈنٹ اور نہایت مخلص احمدی ہیں۔ کو کسی نے کھانے میں زہر دے دیا ہے۔ لہٰذا تمام احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل سے چیف صاحب موصوف کو جلد اور کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

ضرورت جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کو ایک مبائع احمدی کارکن کی ضرورت ہے جو سائیکل چلانا جانتا ہو مسجد میں رہنا ہوگا — تنخواہ ۔/۸۰ روپے ماہوار۔ درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ بنام چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ سیالکوٹ روانہ کی جائیں۔ (امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

آب نوشی کا انتظام

موسم گرما میں ہر راہ چلتے انسان کو تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد پیاس محسوس ہونے لگتی ہے۔ اگر اسے ٹھنڈا پانی مل جائے تو وہ اسے پی کر اپنے اندر ایک نئی زندگی محسوس کرنے لگتا ہے کیا بجا ارشاد ہے۔ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ۔

کسی پیاسے کو پانی پلانا ایک ایسا فعل ہے جس کی فضیلت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت زور سے بیان فرمائی ہے۔ آجکل گرمیوں کا موسم ہے۔ انصار اللہ میں سے جن کو بھی اللہ تعالے اتوفیق عطاء فرمائے وہ تمام گذرگاہوں پر آب نوشی کا انتظام کریں۔ ایک دکاندار اگر اپنی دکان پر اس نیت سے پانی کا گھڑا اور گلاس رکھ دیتا ہے کہ راہ گیر پانی پئیں تو یقیناً وہ ایک ثواب کا کام کرتا ہے اسی طرح اپنے اپنے حلقہ میں اپنی حیثیت کے مطابق انتظام ہوسکتا ہے۔ انصار اللہ کو بہت جلد اس طرف توجہ کرنی چاہئیے

(قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلان برائے خدام ربوہ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ شعبہ صنعت کی طرف سے ربوہ میں نجاری کا کام سکھلانے کے لئے ایک کلاس جاری کرنے کا انتظام کیا جارہا ہے۔ شامل ہونے والے خدام عصر کی نماز ہر روز (ماسوا جمعہ) مسجد محلہ دارالرحمت غربی میں پڑھا کریں گے۔ نماز کے بعد پندرہ منٹ تک بخاری شریف کا درس ہوا کرے گا۔ جس کے بعد روزانہ ایک گھنٹہ تک نجاری کا کام سکھایا جائے گا۔

جو خدام کلاس میں شامل ہونا چاہیں وہ فوراً دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں اطلاع دیں انہیں شعبہ ہذا کو صرف اس امر کا یقین دلانا ہوگا کہ وہ بلا اشد ضرورت غیر حاضری یا وقت کی پابندی نہ کرنے کے مرتکب نہ ہوں گے۔

(مہتمم صنعت و حرفت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم سید محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم سابق آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کے ورثاء نے درخواست دی ہے کہ مرحوم کی مندرجہ ذیل جائیداد متروکہ مرحوم کے چاروں ورثاء (سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ۔ سیدہ آمنہ بیگم صاحبہ۔ سید عبدالقیوم صاحب۔ سید عبدالرشید صاحب) دو بیٹوں اور دو بیٹیوں میں شرعی حصص کے ساتھ تقسیم کی جائے (۱) ایک مکان واقعہ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ رقبہ ایک کنال (۲) بارہ کنال اراضی زرعی واقعہ حاظر نگر ملحقہ وار برٹن ضلع شیخوپورہ۔

پس اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے بعد میں کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ گوجرخاں

مجلس خدام الاحمدیہ گوجرخاں نے اپریل میں ایک نہایت شاندار وقار عمل جی ٹی روڈ کے قریب ایک چشمہ کے جاری کرنے کے سلسلہ میں منایا۔ اس سے قبل چار بار مختلف ٹھیکیداروں نے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا ٹھیکہ لیا۔ مگر کام نامکمل ہی رہا۔

ہیڈ ا جی۔ ٹی روڈ پر سڑک سے چالیس فٹ پرے ہ کر پانی کا چشمہ (باولی) سے پانی جاری کیا گیا۔ سڑک کے بالکل ساتھ ایک سیمنٹ کے چھوٹے سے حوض کو پانی سے خالی کیا گیا۔ جس میں چشمہ کا پانی پڑتا ہے

باولی سے حوض تک چالیس فٹ لمبی ۳ فٹ گہری ۱½ فٹ چوڑی نالی کھود دی گئی۔ اس میں پتھر کے ٹکڑے ڈال کر پانی کا صاف راستہ بنایا گیا۔ باولی کی دیوار میں سوراخ کھول کر پانی جاری کیا گیا۔ اس جگہ پہلے نالی نہ تھی۔ خدام نے بوندا باندی۔ بجلی کی چمک اور بادل کی گرج تیز اور ٹھنڈی ہوا میں مسلسل دس گھنٹے کام کیا۔

(مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

انصار اللہ کا امتحان سہ ماہی دوم

۲۶ جولائی کو قرآن مجید کے نصف پارہ کا سورہ آل عمران سے تیسرے پارے کے آخر تک امتحان ہوگا۔ صرف ترجمہ پوچھا جائے گا۔ زعماء کرام اپنی اپنی مجالس کے سب خواندہ ارکان کو شامل امتحان کرنے کی پوری کوشش فرمائیں اور ان کے ناموں کی فہرستیں ارسال فرمائیں۔ نیز تیاری کے لئے احباب کو بار بار توجہ دلا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مدظلہ العالی کا ارشاد

رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو۔ کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں..... پس مخیر اور مستطیع احمدی اصحاب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہئیے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہئیے۔

رسالہ کا سالانہ چندہ پانچ روپے اور بیرون پاکستان دس شلنگ ہے۔

(مینجر الفرقان۔ ربوہ)

پاکستان آرمی میں کمیشن برائے ٹیکنیکل گریجوایٹس

چودھواں پی۔ ایم۔ اے شارٹ کورس ابتدائی سیلکشن بورڈ میڈیکل بورڈ انٹر سروسز سیلکشن بورڈ۔ عرصہ ٹریننگ ۶ ماہ پاکستان ملٹری اکیڈمی۔ الاؤنس دوران ٹریننگ ۱۲۰/- روپے راشن وردی سرکاری (۱) شرائط برائے الیکٹریکل ومکینیکل انجینئرز متعلقہ ڈگری انجینئرنگ عمر ۳۰/۶/۶۲ کو ۲۰ تا ۲۶ (۲) برائے سگنلز ایم۔ ایس۔ سی فزکس عمر ۳۰/۶/۶۲ کو ۲۰ تا ۲۴ (۳) ای۔ ایم۔ ای سپیشل ٹیکنیکل آفیسرز کیڈر بیچلر ڈگری الیکٹریکل مکینیکل مائننگ۔ میٹلرجی عمر ۲۰ تا ۲۶ یا ایم۔ ایس۔ سی فزکس کیمسٹری یا ریاضی عمر ۲۰ تا ۲۴ یا پی ایچ ڈی فزکس کیمسٹری یا ریاضی عمر ۲۰ تا ۲۶ یا پوسٹ گریجوایٹ ڈگری یا ڈپلومہ ٹیکسٹائل یا لیبر یا پیٹنٹ یا ٹیکنالوجی انسٹی ٹیوٹ (۴) شرائط برائے آرمی ایجوکیشن کور۔ ایم اے۔ ایم۔ ایس سی۔ پی اے انگلش یا ریاضی یا فزکس یا کیمسٹری عمر ۲۰ تا ۲۸

فارم درخواست دفتر بھرتی سے یا انجینئرنگ کالج سے طلب کریں۔ مکمل درخواست ۳۰/۶/۶۲ تک بنام

G.H.Q A.G's Branch, P.A. Directorate P.A. - 3 (C)

راولپنڈی (میرٹھ ۲۹/۵/۶۲)

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

---

(۲) کلرکوں کی ضرورت

لوئر ڈویژن کلرک:۔ تنخواہ ۶۰-۴-۱۰۰-۵-۱۲۰ نیز الاؤنس شرط میٹرک۔

اپر ڈویژن کلرک:۔ تنخواہ ۸۵-۲-۱۱۵-۲/۱۵-۱۷۵-۱۰-۲۲۵ نیز الاؤنس بشرط گریجوایٹ۔

سٹینو:۔ تنخواہ ۸۵-۶-۱۱۵-۲/۱۵-۱۷۵-۱۰-۲۲۵ سپیشل پے/- نیز الاؤنس۔ شرائط میٹرک سپیڈ شارٹ ہینڈ ۸۰ ٹائپ ۴۰ — عمر ۱۸ تا ۲۵ باشندہ حلقہ کمشنر انکم ٹیکس ساؤتھ زون کراچی۔ درخواستیں ۲۰/۶ تک مع مصدقہ نقول سندات بنام کمشنر انکم ٹیکس ساؤتھ زون ۳۶ گارڈن روڈ کراچی معرفت دفتر روزگار (پاکستان ٹائمز ۲۶/۵) ناظر تعلیم ربوہ۔

ضروری اعلان

بل ماہ مئی ایجنٹ حضرات کی خدمت میں ارسال کردئیے گئے ہیں۔ براہ مہربانی ان بلوں کی رقوم ۱۰ جون تک ضرور ارسال کردی جائے۔

بعض ایجنٹ حضرات بلوں اور بقایا کی ادائیگی میں بار بار توجہ دلانے کے باوجود بہت تساہل برت رہے ہیں۔ اگر ان کی طرف سے ۱۰ جون تک رقوم وصول نہ ہوئیں تو دفتر ہذا ان کے بنڈلوں کی ترسیل روکنے پر مجبور ہوگا۔

(مینجر الفضل)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

نمبر ۱۵۶۰۴ میں محمود احمد باجوہ ولد سعید احمد مرحوم قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دانہ زیدکا ڈاکخانہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ صوبہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے ۱۳ کنال زمین جو میرے والد صاحب مرحوم کی جائیداد سے حصہ ملتا ہے جس کی کل قیمت صرف دو سو روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گزارہ صرف ملازمت پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۲۶ روپے ماہوار ہے تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور میں یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا

العبد محمود احمد باجوہ۔
گواہ شد محمد اعظم ولد محمد احسن عرائض نویس ایبٹ آباد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ایبٹ آباد
گواہ شد عبدالسبوح وکیل ایبٹ آباد قائمقام پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ایبٹ آباد۔

نمبر ۱۵۷۰۱ میں نثار احمد ولد چوہدری محمد بوٹا قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۷ ساکن چک ۳۷/۱۲-ایل ڈاکخانہ چیچہ وطنی ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان حال پشاور شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار تنخواہ ۱۷۶ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرے والدین زندہ ہیں اور غیر منقولہ جدی جائیداد پر وہ خود قابض ہیں۔

العبد نثار احمد بقلم خود ولد چوہدری محمد بوٹا اوورسیر۔
گواہ شد چراغ الدین مربی سلسلہ احمدیہ پشاور
گواہ شد خلیل الرحمٰن خاں احمدی موصی نمبر ۶۲۷۴ پشاور شہر

نمبر ۱۵۷۰۲ میں مقصودہ بیگم زوجہ چوہدری نثار احمد قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۳۷/۱۲-ایل ڈاکخانہ چیچہ وطنی ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان (حال پشاور شہر) بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج تاریخ ۳ اپریل ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔
میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۵۰۰/- روپے (۲) زیورات طلائی بتفصیل ذیل گوبند ایک عدد ۴ تولے ۴۸۰/- روپے (۳) سز ایک جوڑی ۲ تولے ۲۴۰/- روپے (۴) رنگ ایک جوڑی ۹ ماشے ۹۶/- روپے (۵) انگوٹھیاں ۲ عدد ۱۰ ماشے ۱۰۰/- روپے (۶) چوڑیاں ایک جوڑی ۳ تولے ۳۶۰/- روپے کل میزان ۱۷۷۶/- روپے ۱/۷ حصہ ۲۵۴/- روپے یہ رقم انشاء اللہ تعالیٰ جلدی ہی اپنی زندگی میں ادا کرنے کی کوشش کروں گی وما توفیقی الا باللہ۔ میں اپنے حق مہر اور جائیداد مندرجہ بالا کے ۱/۷ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۷ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ راقم الحروف چوہدری نثار احمد خاوند موصیہ

الامۃ مقصودہ بیگم بقلم خود
گواہ شد نثار احمد بقلم خود خاوند موصیہ
گواہ شد خلیل الرحمٰن خاں احمدی موصی نمبر ۶۲۷۴ مکان نمبر ۲۲۴/۱۴ محلہ رام پورہ پشاور شہر

نمبر ۱۵۷۰۵ میں حکیم شیخ رحمت اللہ صاحب کاٹھ گڑھی ولد شیخ جھنڈو قوم شیخ پیشہ حکمت عمر ۸۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن ۵۶۸/۱ لالو کھیت کراچی نمبر ۱۹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳ مارچ ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۲)

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) میں حکمت کرتا ہوں اور مجھے مبلغ پندرہ ۱۵ روپے ماہوار آمد ہو جاتی ہے (۲) میرا ایک مکان ۵۶۸/۱ لالو کھیت کراچی میں ہے جس کی قیمت اس وقت مبلغ پندرہ ۱۵ سو روپے ہے یہ میری واحد ملکیت ہے اور خود پیدا کردہ ہے۔ میں اپنی آمد اور جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۲۳/۳/۶۰ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد بقلم خود حکیم شیخ رحمت اللہ کاٹھ گڑھی
گواہ شد مسعود احمد خورشید سیکرٹری خدمت خلق جماعت احمدیہ کراچی معرفت ایران ٹریڈ سنٹر کھوری گارڈن کراچی نمبر ۲ ۲۳/۳/۶۰
گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

نقد معاوضہ سردست یتیموں، بیواؤں اور معمر دعویداروں کو ملے گا۔

پانچ ہزار روپے سے کم کلیم والوں کو ادائیگی پہلے کی جائے گی۔

راولپنڈی یکم جون۔ سید ہاشم رضا چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے اعلان کیا ہے کہ ایسی بیواؤں یتیموں اور پچپن سال سے زیادہ عمر کے دعویدار مہاجروں کو جلد نقد معاوضہ دیا جائے گا۔ جن کے کلیم شیڈول ۱، ۲، ۳ کے تحت پانچ ہزار روپے سے تجاوز نہیں کرتے۔

آپ نے ایک بیان میں کہا کہ سیٹلمنٹ کا ادارہ اس قسم کے دعویدار مہاجروں سے مستقبل قریب میں مجوزہ فارموں پر درخواستیں طلب کرے گا آپ نے کہا یہ فیصلہ اس لئے کیا گیا ہے کہ تھوڑے کلیم والی بیواؤں، یتیموں اور معمر لوگوں کیلئے مالی امداد بہم پہنچائی جاسکے ایسے لوگوں کے لئے جو عبوری امداد دی جا چکی ہوگی اسے کلیموں کا آخری معاوضہ دیتے وقت کاٹ لیا جائے گا

آپ نے کہا معاوضہ کی ادائیگی کی عام پالیسی پر اس وقت تک عمل نہیں کیا جاسکتا جب تک ساری متروکہ جائیداد منتقل نہیں ہو جاتی اور اقساط ادا کرنے والوں سے کوئی معقول رقم وصول نہیں ہو جاتی۔ آپ نے کہا میں نے سیٹلمنٹ افسروں کو ہدایت کر دی ہے کہ اقساط وصول کرنے میں سخت پالیسی پر عمل شروع کیا جاسکے یہ وہ لوگ ہوں گے جن کو کلیم کے عوض کسی قسم کی متروکہ جائیداد نہیں ملی ہوگی۔ آپ نے کہا پہلے دور میں صرف بیواؤں یتیموں اور معمر لوگوں کو نقد معاوضہ دیا جائے گا۔ لیکن انہیں بھی نقد معاوضہ صرف اسی صورت میں مل سکے گا جب یہ یقین ہو جائے کہ وہ معاوضہ دینے کی موجودہ سکیم کے تحت آتے ہیں آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کلیموں پر اب بھی متروکہ جائیداد میسر آسکتی ہے۔ آپ نے کہا جن دعویدار مہاجروں کو ابھی تک کوئی متروکہ جائیداد نہیں ملی انہیں متروکہ پلاٹوں۔ مکانات اور دکانوں کے نیلام میں بولی دینی چاہیئے۔

حکومت ہر شخص کی حالت بہتر بنانا چاہتی ہے (ایوب)

"پسماندہ علاقوں کی ترقی پر خاص توجہ مبذول کی جا رہی ہے"

راولپنڈی یکم جون۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کہا ہے۔ حکومت کا مقصد یہ ہے کہ ہر شخص کی حالت بہتر بنائی جائے۔ یہی وجہ ہے حکومت ایسے علاقوں کی ترقی اور خوشحالی کی جانب خاص طور پر توجہ مبذول کر رہی ہے جو پس ماندہ ہیں۔

صدر مملکت کابینہ کے ارکان اور دوسرے اعلیٰ افسروں کے ماہوار اجلاس میں مسٹر ابوالقاسم خاں وزیر صنعت کی تقریر کا جواب دے رہے تھے۔

صدر مملکت نے اس امر پر زور دیا۔ کہ ملکی وسائل کو ترقی دی جائے۔ تاکہ روزگار کے زیادہ سے زیادہ مواقع دستیاب ہوں اور قوم کی اقتصادی حالت ایسی سدھر جائے کہ وہ خوشحالی اور مرفہ الحالی کا مقصد حاصل کر لے۔

مسٹر ابوالقاسم خاں نے اپنی تقریر میں حکومت کی صنعتی پالیسی پر روشنی ڈالی تھی۔ آپ نے کہا کہ حکومت ایک طرف ملکی سرمایہ کاروں کی ہمت افزائی کر رہی ہے۔ دوسری طرف اس کی کوشش یہ ہے کہ بیرونی ملکوں کے صنعتکار پاکستان میں سرمایہ لگائیں اس سے ملک میں روزگار بڑھے گا اور عوام کو اشیاء صرف آسانی سے دستیاب ہونے لگیں گی۔

ولادت

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب ابن چوہدری ڈاکٹر غلام قادر صاحب آف چہور ضلع شیخوپورہ حال کراچی کو اللہ تعالےٰ نے ۲۶ بروز جمعہ لڑکا عطا فرمایا ہے الحمدللہ!

احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ نومولود کی دینی و دنیاوی ترقیات اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

مکرم چوہدری صاحب نے اعانت الفضل کیلئے پانچ روپے دیئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مرزا محمد لطیف کراچی)

درخواست دعا

میرے والد محترم جناب حافظ محمد عبداللہ صاحب کئی دنوں سے کمر درد اور بخار کے عارضے میں مبتلا ہیں۔ کمزوری بہت ہو چکی ہے۔

صحابہ مسیح پاک اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(دوست محمد شاہد۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴